(پہلی قسط)

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

خطاب: نشتر میڈیکل کالج، ملتان
(۲۱رفروری ۱۹۹۰ء)

امیر المؤمنین، خلیفہ راشد
سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

الحمد لله الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیراً ،سبحانه وتعالیٰ عما یقولون علوا کبیراً واشهد ان لااله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان سیدنا ومولانا محمد ا عبده ورسوله لانبی بعده ولا رسول بعده ولا معصوم بعده ولا امام بعده ولا امة بعد امتة صلی الله تبارک وتعالیٰ علیه وعلی اله وازواجه واصحابه وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً...... اعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

عسی الله ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منهم موده والله قدیر والله غفور الرحیم oصدق الله العظیم

ترجمہ: ''امید ہے کہ کردے اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں دوستی اور اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور بخشنے والا مہربان ہے''۔(الممتحنہ:۷)

اساتذۂ گرامی اور جوانانِ رعنا قبا......شاید آج کا موضوع گفتگو آپ کے لیے بالکل نیا، متنوع، منفرد اور کچھ پریشان کن بھی ہوگا لیکن ہم فقیروں کے لیے یہ موضوع نہ صرف یہ کہ آشنا ہے بلکہ من بھاتا بھی۔

لفظ ''معاویہ'' عجمی سازش اور عجمی تدبیر کے ذریعے معتوب کیا گیا......بعض لوگوں نے کہا کہ معاویہ کا معنی بھونکنے والا ہے۔ ''قاموس'' لغت کی ایک کتاب ہے، اس میں معنی لکھے ہوئے ہیں ''الخطیب الاشدق'' زورآور، مضبوط بیان کرنے والا خطیب۔

اگر نام معاویہ پر محبت کی نظر ڈالیں اور مؤدت سے فکر کریں تو نام معاویہ سے رنگ و نور کے فوارے پھوٹتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان کے نام نامی کے چھے حروف ان کے چھٹے خلیفۂ راشد ہونے کی بشارت دیتے ہیں۔

م: مہدی......

ع: علم کتاب وعلم حساب کے ماہر......**علمه الهدیٰ والتقویٰ والعفاف**

ا: **امین الرسول علی وحی الله ......احلم امتی واجودها ......**

و: وارث ولایت علی رضی اللہ عنہ وحسن رضی اللہ عنہ......

ی: یسر وعسر میں معیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف......

ہ: ہدایت کا نیّر تاباں، کوکب درّی......

آج ذکر ہے اس ذات کا جس کے نام کا پہلا حرف غمازی کرتا ہے اس کی ''مہدویت'' کی......

جن کے نام کا دوسرا حرف اس کی ''عبقریت'' پر شاہد عدل ہے......

جن کے نام کا تیسرا حرف اس کے فریس ومؤمن، صاحب بصیرت اور اس کے علم وتدبر کے عُمق پر اسے ''اُوریا'' ثابت کرتا ہے۔

اور جس کے نام کا چوتھا حرف اس کے ''وارث قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ'' ہونے کی تصدیق ہے۔

وہ اپنے نام کے پانچویں حرف ''ی'' سے یعقوب ویعسوب دکھائی دیتے ہیں۔ اور اسم معاویہ کا چھٹا اور آخری حرف ''ہ'' جو کسی کے کلیجے میں تیر بے گماں کی طرح پیوست ہوگا ان کی ''ہدایت'' کی دلالت کرتا ہے۔

وکان من اول الناس مهديا وكان في آخر الناس هادياً

اور میرے آقا ومولا، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ، صاحب العلم والعفاف والتقیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللهم اجعل معاوية هادياً مهدياً واهدبه الناس.

اور آج ذکر ہے اس شخص عظیم وکریم کا جس نے اپنے وجود اور اپنی رعایا کے وجود کے مابین ایسا خط الفت ومحبت ومؤدت قائم کر رکھا تھا کہ اگر عوام اس خط کو اپنی طرف کھینچتے تو معاویہ رضی اللہ عنہ جھکے چلے جاتے اور وہ ڈھیلے پڑ جاتے، معاویہ رضی اللہ عنہ کھینچ کے ان کو اپنے دل میں سمو لیتے کہ وہ صاحب مؤدت تھے۔ **کان صاحب الودود**

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، حلیم وجواد وسخی وکریم، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ورؤف ورحیم کے پرتو اور آئینہ مصطفوی کے چہرے ہیں، یعنی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رأفت ورحمت کسی نے دیکھنی ہو تو معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے ہیولے میں دیکھے۔

کس کس جگہ سے ان کو نکالو گے ظالمو!

اندر معاویہ ہیں تو باہر معاویہ

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے علم اور تقویٰ کے وارث ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی نیابت کے لیے ان کو خلافت کے منصب پر نامزد کیا۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جانبین ہی نہیں بلکہ شش جہات کے معتبر بزرگ ہیں۔ چھ سمتوں میں سے ایک سمت بھی ایسی نہیں کہ جس نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پر حرف گیری کی ہو۔ سب کی متفقہ شخصیت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں نامزد خلیفۂ راشد ہیں، سرور کائنات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو سات سال کی عمر میں منبر کی دائیں جانب کھڑا کرتے ہیں: **يقبل الناس ان ابنى هذا سيد**

چہرۂ انور لوگوں کی طرف کر کے فرماتے ہیں یاد رکھو! میرا یہ بیٹا سردار ہوگا۔ سیادت کی اہلیت سیادت کی کیفیت بچپن میں دیکھی اور اہلیت کا سرٹیفیکیٹ دیدیا۔ سب سے بڑی بشارت کیا دی؟

ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين

میرا یہ بیٹا مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ وہ دو عظیم گروہ کون سے ہیں؟ شیعان علی اور شیعان معاویہ، تاریخ کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھ لو، اپنوں بیگانوں، دوستوں دشمنوں، عربوں اور عجمیوں کی **بین فئیتن عظیمتین**

دو عظیم گروہوں کے درمیان! کون سے دو عظیم گروہ، حق و باطل نہیں کہا کفر و اسلام نہیں کہا۔ من المسلمین، مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان۔ یہ کس نے کہا؟ سرور کائنات، معلم انسانیت، احکم الناس، اعدل الناس، اقضی الناس، سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے، لوگوں میں سب سے زیادہ عدل کرنے والے، پوری دنیا کے عظیم جج (ﷺ) نے بھرے مجمع میں فیصلہ دیا، سنایا کہ میرا یہ بیٹا دو مسلمان گروہوں کے درمیان صلح کرائیگا شیعان علی اور شیعان معاویہ دونوں مسلمانوں کے گروہ ہیں، دونوں گروہوں کے قائد مسلمان ہیں۔ محض مسلمان نہیں بلکہ مسلمانوں کے عظیم الشان سردار ہیں۔ ان دونوں سرداروں کی باہمی چپقلش، نزاع اختلاف، مجادلہ، مقاتلہ جو بھی کہہ لیجئے ان سب کو نمٹانے والا اور ایک مرکز پر لانے والا کون ہے؟......ابن علی رضی اللہ عنہ سبط رسول ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جس نے اپنے چالیس ہزار مسلح لشکر کے باوجود اپنی تمام سیاست وشجاعت، ہمت وجرأت اور اپنی بہادری کے باوجود کہا، جاؤ معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہہ دو سفید کاغذ پر دستخط کرا لو جو چاہے لکھ کر بھیج دو مجھے منظور ہے۔ اور توجہ فرمائیے ابا کی نامزد کردہ خلافت سے دستبرداری کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کو Power Hand Over اقتدار منتقل کر دیا۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑے جج ہیں صرف صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہی نہیں بلکہ نبی ﷺ کے بعد تمام انسانوں میں ''اقضی الناس'' کا خطاب سرور کائنات ﷺ نے دیا۔ انہوں نے اپنے بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بغیر الیکشن اور بغیر کسی مشورہ کے خود فرمایا میرے قاتل کا بدلہ بھی لینا اور میرے بعد تم جانشین ہو۔ انہوں نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی وہ امانت، وہ بار خلافت، وہ سیادت وقیادت کا جھومر جوان کے ماتھے پر سجا ہوا تھا وہ سب لے کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جھولی میں ڈال دیا۔ اب جو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو نہیں مانتا وہ اپنے بارے میں خود فیصلہ کرے، ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے اور جناب علی رضی اللہ عنہ، مولا علی ''**من كنت مولاه فعلي مولاه**''

سرور کائنات ﷺ جس کے آقا و مولا ہیں، علی رضی اللہ عنہ بھی اس کے آقا و مولا ہیں۔ علی ہمارے آقا ہیں، علی رضی اللہ عنہ ہمارے مولیٰ ہیں، ان کے جوتوں کی نسبت سے ہماری ولایت علم وعمل، ولایت شعور ووجدان، ولایت فہم وادراک تا ابد قائم ہے لیکن **افتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض**

تمہارے من میں آئے تو مان لو اور من میں نہ آئے تو تھوک دو۔ یہ بھی کیا بات ہوئی کہ علی کے ایک فیصلہ کو قبول کیا جائے اور دوسرے فیصلہ کو رد کر دیا جائے کون ہے کائنات میں، جو علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو رد کرے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے

بیٹے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

لاتکرھوا امار معاویہ معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرنا

فانکم فارقتموہ اگر تم اس کو کھو بیٹھے تو

لرأیتم الرؤس تندراء عن کواھلھا کاالحنظل (ابن ابی الحدید۔جلد۳،صفحہ۳۶)

تم دیکھو گے کہ لوگوں کے سر شانوں سے یوں کٹ کٹ کر گریں گے جیسے شاخ سے ''تما'' ہوا کے جھونکے سے گر جاتا ہے۔

نبی ﷺ کی بشارت، علی رضی اللہ عنہ کی نصیحت اور علی رضی اللہ عنہ کے نامزد خلیفہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا عمل امت کی متفقہ متاع ہیں۔اب سیدنا حسن مجتبیٰ ابن مرتضیٰ صلوات اللہ علیہم نے خلافت دی۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو، آپ کو نصیحت کی سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے میں دہرا رہا ہوں، مجھے تکرار کی بری عادت ہے اور آپ کو بھول جانے کی بری عادت ہے' اس لیے تکرار بہت ضروری ہے۔اور سیادت وصلح کی پیشین گوئی سرور کائنات ﷺ نے کی' سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق جو صرف حسن نہیں ہیں بلکہ نامزد خلیفۂ راشد ہیں اور یاران سرپل کے نزدیک امام منصوص و مامور ہیں۔**قولہ قول اللّٰہ' لسانہ لسان اللّٰہ وجھہ وجہ اللّٰہ**

اس عقیدے پر اعتماد کرنے والے لوگوں سے محبت کے ساتھ کہتا ہوں کہ امام اوّل اور امام ثانی اور جس ذات کے قدموں کی دھول نے امامت بانٹی، سرور کائنات، سید الرسل، مولائے کل، سید الاوّلین والآخرین ﷺ کی پیشین گوئی پر عمل کے بعد، نبی ﷺ کے فیصلے کے بعد، معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟ اگر ہمت ہے تو حسن رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو (Reject) مسترد کرو، علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کو (Condemn) ردّ کرو اور رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو ملیا میٹ کرو۔ پتا تو چلے کہ تم نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ہم جیسے فقیروں، بے مایہ لوگوں کو تہ تیغ کرکے تسلی کرنے سے کیا فائدہ ملے گا۔سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے تمام تر اختیارات کے باوجود خلافت کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔آج کے فاسق وفاجر اور جاہل محقق کا بڑا اعتراض یہی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ملوکیت تھی۔پھر پیچ وتاب کھاتے ہوئے کہتے ہیں ملوکیت اسلام میں نہیں ہے۔یاحسرتی! ہم نے دنیا کے نظام ہائے ریاست پڑھے مگر اللہ کا نظام نہ پڑھا۔پڑھنے کی کوشش بھی نہیں۔چھٹا پارہ سورہ مائدہ، کسی بھی عالم کی تفسیر اٹھالو۔

واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا وآتاکم مالم یؤت احداً من العالمین o (المائدہ:۲۰)

(ترجمہ) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے میری قوم یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں نبی اور بنا دیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں۔

اللہ تو ملوکیت کو نعمت کہتے ہیں، تم لعنت کہتے ہو...... کیا کہنے آپ کے۔ اللہ پاک' نعمت بھی ایسی فرماتے ہیں کہ میں نے جو تمہیں نعمت دی جہانوں میں کسی کو نہیں دی۔ اب معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت لعنت ہے تو بھائی تم کہہ سکتے ہو اپنے پاس تو اتنے مضبوط اعصاب نہیں اور ہم تو دیکھتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پس منظر میں حسن رضی اللہ عنہ موجود ہیں ان کے پس منظر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے پس منظر میں سید الرسل مولائے کائنات ﷺ ہیں۔ آخر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے اتنی چڑ کیوں؟ انہوں نے کسی سے کچھ چھینا ہے؟ انہوں نے تو کونین کے والی ﷺ کی نصیحت کو قبول کیا ہے اور خلافت قائم کر کے سادات بنی ہاشم سے لے کر ایک عام غریب آدمی تک سب کی خدمت کی ہے۔

میرا سوال ہے کہ: تاریخ معتبر ہے یا قرآن وحدیث؟ یہ تو تنقید کی بات ہے نا! قرآن حکیم، حدیث مبارک اور ہسٹری ان تینوں کو ہم اگر ایک لائن میں کھڑا کر دیں تو یوں سمجھیے کہ قرآن حکیم آفتاب، حدیث مبارک ماہتاب، اور ہسٹری وہ ایک دم دار ستارہ۔ اگر میں بقائم ہوش وحواس تاریخ پر اعتبار کروں تو نہ قرآن صحیح ہے اور نہ حدیث، نہ خدا صحیح ہے اور نہ رسول ﷺ۔ اور رسول ﷺ کی تیئیس برس کی محنت ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم جو حیوانیت سے نکال کر انسانیت کا معیار قرار دیئے گئے' وہ سارے کے سارے ختم ہو جائیں گے معاذ اللہ۔ تاریخ قبول کرنے کے لیے مجھے قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ تاریخ کی جو باتیں قرآن وحدیث کے مطابق ہوں گی' میں انہیں بڑی محبت سے قبول کروں گا اور جو روایتیں، حکایتیں، رذالتیں، قباحتیں قرآن وحدیث سے ٹکرائیں گی میں انہیں رد کروں گا کیونکہ وہ تاریخ نہیں' جھوٹ ہے تہمت ہے، بہتان اور دشنام ہے، انسانیت سے گری ہوئی باتیں ہیں۔ تاریخ نے تو رسول اللہ ﷺ کو بھی معاف نہیں کیا۔ اور معاویہ رضی اللہ عنہ تو آتے ہی چھٹے نمبر پر ہیں۔ ابوبکر، عمر، عثمان خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہیں بچے۔ اسی تاریخ میں لکھا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بے یار و مددگار چھوڑا اور خود چلے گئے۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دوسری شادی کرنا چاہی اور وہ بھی کس سے؟ ابولہب کی بیٹی سے...... علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فاطمہ پر سوکن ڈالنے کا پروگرام بنایا۔ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے جھاڑا۔ سب کچھ مان لوں؟ ایک بات مان لی ایک بات نہ مانی یہ بھی کیا بات ہوئی۔ تم جس پر مہر لگاؤ' وہ صحیح اور جس پر مہر نہ لگاؤ وہ ہم نہ مانیں۔ اس کا نام نہ علم ہے نہ تاریخ، نہ تحقیق، نہ سیرت اس کو جہالت کہتے ہیں۔

قرآن حکیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے ایک فیصلہ کیا ہے اور وہ فیصلہ اللہ کے علم کے مطابق ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق نہیں۔ یاد رکھیے گا یہ خط امتیاز ہے۔ اللہ کو ان کی کوئی ادا بھا گئی، کوئی بات ان کی اچھی لگی۔ پنجابی میں کہتے ہیں:

کوجھا میں کچجا میں...... اونوں لگاں چنگا میں

اللہ پاک کو وہ اچھے کیوں لگے؟ قرآن حکیم ایک بات کہتا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے کے مسلمان اور فتح مکہ سے بعد کے مسلمان سارے جنتی ہیں جبکہ ہمارے لیے کوئی سرٹیفکیٹ، کوئی گارنٹی، کوئی سند، کچھ بھی نہیں ہے۔ تابعین کے لیے نہیں

ہے۔صرف صحابہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔

لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل ؕ اولٰئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ؕ وکلا وعداللہ الحسنیٰ o (الحدید:۵)

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ فتح مکہ سے پہلے کے مسلمان اور بعد کے مسلمان یہ دونوں درجہ میں برابر نہیں مگر دونوں جنتی ہیں۔

اب تاریخ، بنی اُمیہ اور بنی ہاشم کے متعلق یہ کہتی ہے کہ ’’جناب ہاشم اور اُمیہ دونوں جڑواں پیدا ہوئے، دونوں کی کمر جڑی ہوئی تھی۔ پھر شمشیرِ آبدار سے دونوں کو جدا کیا گیا۔تب سے آج تک دونوں کے درمیان تلوار چلتی ہے‘‘۔

جناب! میں ایک طالب علم ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قیامت کے دن طالب علموں کے ساتھ میرا حشر ہو۔اللہ کے دین میں طالب علم کی بڑی قدر و منزلت ہے۔بشرطیکہ وہ طالب علم ہو ’’کلاشنکوفیا‘‘ نہ ہو۔بنو ہاشم اور بنو اُمیہ کے درمیان کبھی بھی تلوار نہیں چلی، ہمیشہ محبت رہی ہے۔حضور ﷺ کی پھوپھی صاحبہ ام حکیم بیضا اور حضور ﷺ کے والد ماجد جڑواں بہن بھائی پیدا ہوئے۔سیدہ ام حکیم بیضاء اور ان کی بیٹی بنو امیہ کے ہاں بیاہی گئیں۔حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن اُرویٰ رضی اللہ عنہا بیاہی ہیں عفان سے۔ یہ پانچویں نمبر پر ہیں۔ان کے بیٹے ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ آپس میں یوں سمجھ لیجیے تایا چچا ہیں۔ایک دادا کی اولاد حضور ﷺ اور ایک کی عثمان رضی اللہ عنہ ایک کی اولاد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جد امجد ایک ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے جد امجد ایک ہیں۔یہ گیارہ قبیلے ہیں۔ان سب کے جد امجد ایک ہیں اور یہ گیارہ کے گیارہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں۔مجھے زیادہ تو یاد نہیں ہے، سعودی عرب کا شاہ فہد بھی اس جد کا فرد ہے، نسل کے اعتبار سے بنی عدنان میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ حسب کے اعتبار سے بھی کر دے۔

میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ یہ کبھی نہیں لڑے آپس میں۔تین جنگیں ہوئیں ان تینوں جنگوں میں بنی امیہ کا بزرگ سردار ہے اور بنو ہاشم کے بزرگ ان کے مددگار ہیں۔حرب فجار اس سے پہلے کی دو جنگیں۔یہ تین جنگیں ہوئیں عرب قبائل کے درمیان۔کوئی آدمی ثابت نہیں کر سکتا تاریخ سے کہ یہ آپس میں لڑے۔

زبیر رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے تایا جان تھے آخری جنگ میں حضور ﷺ ان کے ساتھ اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔یہ بنی ہاشم کے کمانڈر تھے، تین سو ساٹھ دستے تھے۔ان سب کا سالار اموی تھا۔بنی ہاشم اور بنی امیہ میں لڑائی نہیں تھی بلکہ آپس میں محبت اور رشتہ داریاں تھیں۔میں تاریخ کا طالب علم ہوں مجھے کہیں نہیں ملا کہ بنی امیہ اور بنی ہاشم آپس میں لڑے ہیں اور ان کو تلوار سے الگ کیا گیا ہے۔محبت کرنے والوں اور پیار کی مہار چلانے والوں میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔پورے مکہ میں سے چند لوگ لکھنا جانتے تھے۔انہیں میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔نہایت خوشخط، پڑھے لکھے آدمی تھے۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ قلم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے تیار کیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کبھی اللہ کی

مرضی کے بغیر حکم نہیں دیا۔ اللہ نے اجازت دی تو میں نے حکم دیا۔ میں حکم دیتا ہوں کہ اب تم اس سے اللہ کا دین پھیلاؤ اور اس کے ساتھ ہی فرمایا: لـو قـمـصـک الـلّـٰـه معاویہ! وہ دن کیسا خوشی کا دن ہوگا کہ جب اللہ تجھے قمیص پہنائیں گے۔ حضور ﷺ کا چھوٹا سا حجرہ تھا۔ اس میں سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا اور سید کائنات ﷺ اور ان دونوں رحمتوں کے درمیان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدہ ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں' اٹھ کر بیٹھ گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ (ﷺ)! واقعتاً میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ کو کوئی قمیص پہنائی جائے گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: **نعم ولکن فیه هنات وهنات**

لیکن اس میں کچھ گڑ بڑ ہے۔ تو حضور ﷺ سے انہوں نے دعا کے لیے کہا کہ وہ جو گڑبڑ ہے دور ہو جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس کی دنیا و آخرت بہتر فرمادے:

واغفر له فی الأخرة والاولی اس کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی معاف فرما

وجنبه الردی اور یہ جو ٹوٹ پھوٹ اور گڑ بڑ ہے وہ دور فرما

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب اپنے دور حکومت میں کام کا آغاز کیا تو اُن کے پیش نظر حضور ﷺ کا فرمان اور نصیحت تھی کہ ''عدل کرنا''۔ عدل کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی کا مال نہ لوٹا جائے، ناجائز جیل میں نہ ٹھونسا جائے، ناجائز مقدمے نہ کیے جائیں اور یہ کہ معاملات مشورے سے طے کیے جائیں اور انسانی حقوق کی پاسداری کی جائے۔ خوشحال سٹیٹ ہونی چاہیے۔ تو جناب! دو واقعے عرض کرتا ہوں کہ ایک مائی صاحبہ جو بنو ہاشم سے تعلق رکھتی تھیں وہ آئیں اور کہنے لگیں ''معاویہ! تو ایسا، تو ایسا، تو فلاں، تو فلاں''۔ بڑی جھاڑ پلائی مائی صاحبہ نے۔ وہ رشتہ میں پھوپھی لگتی تھیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی۔ تھیں بنو ہاشم میں سے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''یـا اُمّـنـا اب بہت ہو چکی' فرمائیے! آپ کیا کہتی ہیں''؟ کہنے لگیں کہ دو ہزار دینار تو اس لیے دے کہ میں غرباء میں تقسیم کروں، دو ہزار دینار اس لئے دے کہ میں کنواں لگواؤں پانی کا، دو ہزار دینار اس لیے دے کہ سرائے بنواؤں۔ فرمانے لگے اے اماں جان تشریف رکھیں۔ انہیں گھر لے گئے، خدمت کی، چاکری کی اور اس کے بعد فرمانے لگے یہ چھ ہزار دینار جو آپ نے مانگے اور یہ چھ ہزار دینار مزید۔ شاید کوئی کمی رہ گئی ہو تو ان کو پورا فرماؤ اور یہ دو اونٹ بھی آپ کو دیتا ہوں۔ یہ نوکر بھی ساتھ ہے۔ جو کام ہو اس سے لیتے جایئے۔ آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہوگا کہ جی یہ پیسہ کیوں دیا، اونٹ کیوں دیئے، نوکر کیوں دیا؟ بیت المال کا پیسہ تھا' تو جناب! بیت المال کا پیسہ بیٹے کو تو نہیں دیا، بھائی کو تو نہیں دیا۔ رفاہِ عامہ کے لیے دیا ہے۔ اور سوشل ویلفیئر کسے کہتے ہیں؟ پھر مائی صاحبہ نے خبر لی بری طرح سے، چلئے یہ تو پھوپھی تھیں' شاید اس وجہ سے رعایت کی ہوگی۔ ایک صاحب جو صحابی نہیں نو مسلم ہیں۔ یہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر پر آ کر کہنے لگے لوگو **ایها الناس اسمعوا و اطیعوا**! لوگو سنو اور اطاعت کرو! وہ نو مسلم اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کہنے لگے نہ میں سنتا ہوں اور نہ ہی اطاعت کرتا ہوں۔

سیدنا معاویہ ؓ مسجد سے چلے گئے، گھر جا کر نہائے اور واپس تشریف لائے پھر منبر پر بیٹھ گئے۔ فرمانے لگے کہ اب بتاؤ مانتے کیوں نہیں ہو اور سنتے کیوں نہیں؟ وہ صاحب پھر کھڑے ہو گئے۔ اب ذرا فقرہ پر غور فرمائیں' ایسا فقرہ آپ نے کبھی کسی کو نہیں کہا ہوگا اور نہ ہی آپ کو کبھی کسی نہ ایسی بات کہی ہوگی۔ اساتذہ گرامی اور طلباء بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں ایسا فقرہ کہہ دیا جائے تو تھوڑا سا بھونچال ضرور آجائے گا۔ وہ کہنے لگے:

یہ جو بیت المال تو یوں بانٹتا ہے...... **اکسب ابوک ام ترکت امک**

ترجمہ ''یہ تیرے باپ کی کمائی ہے یا تیری ماں وراثت میں چھوڑ گئی ہے''۔

پہلے کہا **لا اسمع و لا اطیع** نہ سنتا ہوں اور نہ مانتا ہوں پھر کہا یہ بیت المال تیرے باپ کی کمائی ہے یا تیری ماں نے وراثت چھوڑی ہے۔

تاریخ کی چودہ کتابیں میرے پاس بھی ہیں اور آپ جو پڑھتے ہیں' وہ بھی لے آیئے اور کسی ایک کتاب میں دکھایئے کہ سیدنا معاویہ ؓ نے تھپڑ تو در کنار تف بھی کہا ہو، حیف بھی کہا ہو یا غضبناک ہوئے ہوں۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ:

فبکیٰ معاویہ حضرت معاویہ ؓ رو پڑے

حتی ابتلت لحیتہ' حتیٰ کہ ان کی داڑھی تر ہو گئی

ایک اور واقعہ سناتا ہوں بنو امیہ میں سے ایک بزرگ تھے عبداللہ ابن عامر اور بنو ہاشم کے سیدنا حضرت عبداللہ ابن زبیر اور بنی ہاشم میں سے ہی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار ایک اور بزرگ بنو ہاشم کی شاخ عدی سے سیدنا عبداللہ ابن عمران سب کو عبادلہ اربعہ کہا جاتا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ تمام اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک سیدنا معاویہ ؓ کا گزر ہوا۔ حضرت عبداللہ ابن عامر حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار ؓ جو حضرت علی ؓ کے بڑے بھائی کے بیٹے ہیں اور خاندان علی میں سے سے پہلے شہید ہیں۔ غزوہ تبوک میں جن کا ہاتھ کٹ گیا تھا اور پٹھا لٹکا ہوا تھا۔ انہوں نے پاؤں کے نیچے رکھا اور تڑاخ سے اتار کر پھینک دیا کہ لٹکتا ہوا ہاتھ جہاد میں رکاوٹ نہ بنے۔ یہ سب حضرات اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت عبداللہ ابن زبیر ؓ کھڑے نہ ہوئے اور بیٹھے رہے۔ اگر ملوکیت یا بادشاہت تھی تو اس کا تقاضا تھا کہ اسی وقت ان کو پکڑ کے مروڑ دیا جاتا۔ لیکن ہوا کیا؟ عبداللہ ابن زبیر ؓ کو حضرت عبداللہ ابن عامر ؓ نے کہا کہ بھائی تم کیوں نہیں اٹھے؟ تمہیں کیا ہو گیا؟ تو کہنے لگے **سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.**

میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ جس کو یہ بات بڑی اچھی لگتی ہے کہ لوگ اس کے استقبال کے لیے کھڑے ہو جائیں اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے اس لیے میں نہیں اٹھا۔ اب معاویہ ؓ تم بتاؤ تمہارے دل میں کیا ہے؟ حضرت معاویہ ؓ فرمانے لگے الحمد للہ میرے دل میں یہ طلب نہیں ہے۔

(جاری ہے)